موزوں پر مسح کا حکم

(تیسری قسط) مولانا محمد رفعت

موزوں پر مسح کب ناجائز ہے؟

مسئلہ: اگر موزہ ٹخنے سے نیچا ہے تو مسح جائز نہیں۔ اگر موزہ زیادہ پھٹا ہوا ہے کہ چلتے ہوئے تین انگلیوں سے زیادہ پاؤں نظر آتا ہے تب بھی مسح جائز نہیں۔ اگر تھوڑا تھوڑا دونوں موزوں میں سے پھٹا ہوا ہے کہ دونوں کی پھٹن کو اکٹھا کریں تو تین انگشت سے زیادہ ہو جائے تو اس کا کچھ مضائقہ نہیں مسح جائز ہے۔ ناجائز تو جب ہے کہ ایک ہی پاؤں میں تین انگلیوں سے زیادہ ہو۔ اگر تین انگشت سے زیادہ پھٹا ہوا ہے لیکن چلتے ہوئے چمڑا مل جاتا ہے اور تین انگشت سے کم پاؤں نظر آتا ہے تو مسح جائز ہے۔ (در مختار ص ۴۴ ج ۲)

ڈبل موزہ پر مسح کا حکم:

مسئلہ: اگر کوئی شخص چمڑے کے دو موزے ایک ساتھ ایک کے اوپر ایک پہن لے تو اوپر والے موزے کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر اوپر والے موزہ پر مسح کر لیا ہے اور اس کے بعد اس کو اتار دیا تو مسح ختم ہو جائے گا، نیچے والے پر دوبارہ مسح کرنا لازم ہوگا۔ (شامی کراچی، ص ۲۷۳، ج ۱)

مسئلہ: اندر کھڑے کا موزہ اور اوپر چمڑے کا موزہ ہو تو اوپر چمڑے کے موزہ پر مسح کرنا درست ہے۔ (شامی، ص ۲۷۳، جلد اول و عالمگیری، ص ۳۴، جلد اول)

مسئلہ: اگر اوپر والا موزہ تین انگل کے بقدر پھٹ جائے تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (بدائع، ص ۱۱، جلد اول و در مختار، ص ۴۰، جلد ۳)

موزوں پر مسح کب باطل ہوتا ہے؟

مسئلہ: اگر مدت کے اندر ہی موزہ میں سے پورے پاؤں کا اکثر حصہ نکال دیا تو مدت (مسح کی) ختم ہو گئی اور مسح باطل ہو گیا۔

☆ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

مسئلہ: اسی طرح سے اگر دفعتہً (اچانک) موزہ بہت سا پھٹ کر پاؤں کھل گیا اگر دونوں پاؤں یا ایک پاؤں یا اکثر حصہ پانی سے تر ہو گیا تو مسح باطل ہو گیا، اب ان سب صورتوں میں دونوں پاؤں کو دھونا ضروری ہے خواہ دونوں پاؤں موزے سے نکلے ہوں یا ایک، دونوں تر ہوئے ہوں یا صرف ایک۔ پس اگر باوضو ہونے کی صورت میں مذکورہ بالا صورتیں پیش آ کر مسح باطل ہوا ہے تو صرف پاؤں کا دھو لینا کافی ہے، تمام وضو کو لوٹانا ضروری نہیں، اگرچہ بہتر یہی ہے کہ ازسرنو وضو کر لے، مگر پورا وضو کرنا واجب اور ضروری نہیں۔

مسئلہ: غسل واجب ہونے سے بھی مسح باطل ہو جاتا ہے اور غسل کرنا اور پاؤں کا دھونا ضروری ہوتا ہے۔ (یعنی جنابت، حیض و نفاس سے بھی مسح باطل ہو جاتا ہے)۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے بے وضو ہونے کی حالت میں موزہ پہن کر بجائے پاؤں دھونے کے اس پر مسح کر لیا تو بالکل باطل اور بے اعتبار ہے جب تک پاؤں نہ دھوئے بے وضو سمجھا جائے گا۔

مسئلہ: جو شخص باقاعدہ موزہ پہن رہا ہے اس کو مسح جائز ہے وہ اگر وضو کے وقت مسح نہ کرے بلکہ موزے نکال کر پاؤں دھوئے تو بلاشبہ جائز ہے، (بلکہ افضل ہے) لیکن اگر نماز کا وقت نہایت تنگ ہو گیا ہو کہ موزہ نکال کے اور پاؤں دھونے میں دیر ہو کر نماز قضاء ہو جائے گی تو اس کو جائز نہیں کہ موزے نکال دے بلکہ باقی اعضاء کو دھونا اور پاؤں پر مسح کر کے نماز ادا کرنا لازم اور ضروری ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پانی بہت کم ہو کہ اگر موزے نکال دے گا تو سب اعضاء کے لئے پانی کافی نہ ہو گا، مجبوراً تیمّم کرنا پڑے گا، اس کو بھی لازم ہے کہ موزہ نہ نکالے، ہاتھ منہ دھو کر سر اور پاؤں کا مسح کر کے باوضو نماز پڑھے۔ (طہور المسلمین، ص ۳۷ و کتاب الفقہ، ص ۲۳۲، جلد اول)

مسئلہ: مسح کو وہ چیزیں توڑتی ہیں جو وضو کو توڑنے والی ہیں، اس لئے کہ مسح وضو ہی کا ایک حصہ ہے، لہٰذا جو کل کا ناقص (توڑنے والا) ہو گا وہ جز کا بھی توڑنے والا ہو گا اور اس کے ساتھ مسح کا توڑنے والا موزے کا اتار دینا ہے، اگرچہ ایک ہی پیر کا موزہ اتارا گیا ہو، اور موزے کی تعین مدت کا گزر جانا بھی مسح کو توڑنے والا ہے۔ (درمختار، ص ۴۶، جلد ۲)

مسئلہ: شرعی موزے سے پاؤں کا اکثر حصہ نکلنا یا قصداً نکالنا تمام موزے کے نکال دینے کے حکم میں ہے، کیونکہ قاعدہ للاکثر حکم الکل۔ اور ایڑی کے نکلنے اور داخل ہونے کا کوئی اعتبار نہیں، یعنی

☆ امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سن ۹۳ ہجری میں اور وفات ۱۷۹ ہجری میں ہوئی ☆

بلا ارادہ موزہ کی کشادگی کی وجہ ایڑی کے نکلنے اور داخل ہونے کا کوئی اعتبار نہیں۔ (درمختار، ص ۴۷، جلد۲)

مسئلہ: دونوں موزوں کو ایک ایک موزہ کو اتارنے سے مدت مسح ختم ہونے سے بھی مسح ٹوٹ جاتا ہے۔ (ہدایہ)

لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے کہ پانی ملتا ہو، لیکن اگر پانی نہ ملے تو مدت کے گزرنے سے مسح نہیں ٹوٹے گا، بلکہ اس مسح سے نماز ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ اگر مدت گزر گئی اور وہ نماز پڑھ رہا ہے پانی نہیں ملتا تو نماز پڑھتا رہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۸، جلد اول)

مسئلہ: اگر موزہ (اتنا) ڈھیلا ہو کہ اس کے اندر انگلیاں ڈال کر مسح کر لیا تو درست نہ ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر موزے کے کنارہ پر یا پیچھے (ایڑی کی جانب) یا پنڈلیوں پر (یعنی ٹخنوں سے اوپر کی جانب موزہ پر مسح کیا) تو درست نہ ہوگا۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۶، جلد ۱)

بلا وضو موزہ پر مسح کرنا؟

سوال: ہم نے بلا وضو کئے ہوئے موزہ پہنا اور اس کے بعد نماز کا وقت آ گیا، تو وضو کیا اور موزہ پر مسح کیا تو نماز ہوگئی یا نہیں؟

اس مسئلہ میں فقہ کی کتابوں میں طہارت کا لفظ آیا ہے کیا وہ وضو پر دلالت کرتا ہے یا یہ کہ طہارت سے بدن کا طاہر (پاک) ہونا مراد ہے اور یا پاؤں کا نجاست سے؟

جواب: بلا وضو کے یعنی بغیر پیر دھوئے موزہ پہننے سے مسح اس پر درست نہیں ہے۔ طہارت سے مراد وضو ہے، یہ مسئلہ باتفاق مسلم ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، اور آپ نے جو مطلب سمجھا ہے وہ غلط ہے۔

(ہدایہ، ص ۹۷، جلد اول، باب مسح علی الخفین)

مسئلہ: مسح کے جواز کے لئے یہ ضروری ہے کہ وضو پر پہنے جائیں۔

(ہدایہ، ص ۷۵، جلد اول)

مسئلہ: اگر موزوں پر نجاست لگ جائے تب بھی اس پر مسح کرنا صحیح ہے، البتہ اس کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے۔ (کتاب الفقہ، ص ۲۲۳، جلد اول و درمختار، ص ۳۶، ج ۱)

امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا سن ولادت ۱۵۰ ہجری اور سن وفات ۲۰۴ ہجری ہے ☆

مقیم مدت سے پہلے مسافر ہو گیا؟

مسئلہ: اگر کسی مقیم کو موزے پہننے کے بعد ایک دن اور ایک رات سے پہلے سفر پیش آ گیا (یعنی وہ شرعی مسافر ہو گیا) تو اس صورت میں اس کو اجازت ہو گی کہ مسافر کی مدت پوری کرے یعنی انہی موزوں پر تین دن اور تین رات تک مسح کر لیا کرے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی مسافر تین دن اور تین رات سے پہلے مقیم ہو جائے تو اس کو مقیم ہی کی مدت تک مسح کی اجازت ہو گی، مثلاً ایک مسافر نے فجر کے وقت وضو میں اپنے پیروں کو دھو کر موزے پہنے اور پھر اسی دن غروبِ آفتاب کے وقت اپنے گھر پہنچ گیا تو اب اس کو صرف ایک رات اور مسح کی اجازت ہو گی۔ (مظاہر حق، ص ۴۶۹، ج ۱)

مسئلہ: اگر مقیم نے اپنی مدت (ایک دن رات) پوری کرنے کے بعد سفر کیا ہے تو وہ موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھو کر وضو کرے گا، اور اگر کوئی مسافر مقیم والی مدت (ایک دن رات) پوری کرنے کے بعد مقیم ہو گیا تو وہ موزہ اتار دے گا اور پاؤں دھوئے گا، اور اگر ایک دن رات پوری نہیں ہوئی ہے تو وہ ایک دن مقیم والی مدت پوری کرے گا، اس لئے کہ اب وہ مقیم کے حکم میں ہو چکا ہے۔ (درمختار، ص ۳۸، جلد ۳)

مسئلہ: معذور کو اگر وضو کے وقت عذر موجود نہ تھا اور اس نے موزے پہن لئے تو تندرست لوگوں کی طرح مدت معلومہ تک مسح جائز ہے، اور اگر وضو کرتے ہوئے یا ایک موزہ پہنتے ہوئے عذر پیدا ہو گیا تو مسح وقت نماز میں جائز ہے اور وقت نکلنے کے بعد جائز نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری، ص ۶۷، جلد ۲، بحوالہ بحر الرائق)

مسئلہ: اگر ایک موزہ کے اندر پانی چلا جائے جس سے تمام پاؤں بھیگ جائے تو اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا۔ پاؤں کو موزہ سے نکال کر پھر دھوئے۔ (رکن دین، ص ۲۶)

مسئلہ: کسی نے وضو کیا اور پھر مسح کیا اس تری سے جو باقی رہی تھی ہاتھوں پر، دھونے کے بعد تب بھی مسح جائز ہے، لیکن اگر اپنے سر کا مسح کیا اور پھر مسح کیا موزوں پر اس تری سے جو باقی رہی تھی تو درست نہیں ہے یعنی مسح نہ ہو گا موزوں کا۔ (منیۃ المصلی، ص ۴۱)

☆ میں نے امام محمد سے بڑھ کر کوئی فصیح نہیں دیکھا (امام محمد بن ادریس شافعی) ☆

موزوں پر مسح کن کو درست ہے؟

۱۔ وضو کرنے والے کو مسح درست ہے خواہ مرد ہو یا عورت، مقیم ہو یا مسافر، بشرطیکہ مسح کی سب شرطیں پائی جائیں۔

۲۔ غسل کرنے والے کو مسح جائز نہیں، خواہ غسل فرض ہو یا سنت۔ (سنت غسل میں بھی نہاتے ہوئے پیر بھیگ جائیں گے اس لئے مسح باقی نہیں رہے گا، اس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ سنت غسل میں مسح کرنے میں یہ طریقہ ہے کہ اپنے پیروں کو کسی اونچے مقام پر رکھ کر خود بیٹھ جائے اور سوائے پیروں کے باقی جسم کو دھوئے، اس کے بعد پیروں پر مسح کرے۔ (درمختار)۔

۳۔ تیمّم کرنے والے کو مسح جائز نہیں۔

۴۔ مقیم کو حدث کے بعد سے ایک دن رات تک موزوں پر مسح کی اجازت ہے اور مسافر کو حدث کے بعد تین دن اور تین رات تک بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ (علم الفقہ، ص ۷۷، ج ۱)

اگر ظہر کے وقت پیر دھو کر موزے پہنے جائیں اور عشاء تک حدث نہ ہو، عشاء کے بعد حدث ہو (وضو ٹوٹے) تو عشاء کے وقت سے اس کو ایک رات اور ایک دن تک مسح کی اجازت ہوگی اگر مقیم ہے، اور تین رات تین دن تک اگر مسافر ہے، پہننے کے وقت کا اعتبار نہیں۔ اگر کوئی مقیم موزے پہننے کے بعد ایک دن رات سے پہلے سفر کرے تو اس کو مسافر کی مدت پوری کرنے کی اجازت ہوگی۔ مثلاً کسی مقیم نے مغرب کے وقت موزہ پہنا اور اسی شب کو صبح کو اس نے سفر کیا تو اس کو تین دن اور دو رات مسح کرنے کی اجازت ہوگی۔

اگر کوئی مسافر تین دن تین رات سے پہلے قیام کر لے تو اس کو مقیم ہی کی مدت تک مسح کی اجازت ہوگی، مثلاً کسی مسافر نے فجر کے وقت موزہ پہنا اور اسی دن غروب آفتاب کے وقت اپنے گھر پہنچ گیا تو اس کو صرف ایک رات اور مسح کی اجازت ہوگی۔ (علم الفقہ، ص ۷۷، جلد اول)

مسح کے صحیح ہونے کی شرطیں:

۱۔ جن موزوں پر مسح کیا جائے وہ ایسے ہونے چاہئیں کہ پہننے سے پیر کے اس حصہ کو چھپا لیں جس کا دھونا وضو میں فرض ہے۔ (یعنی ٹخنے تک) ہاں اگر پیر کی چھوٹی انگلی کی برابر تین انگلیوں سے کم کھلا رہ جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۲۔ موزے کا اس قدر پھٹا ہوا نہ ہونا جو مسح کو مانع ہو، اگر اس سے کم پھٹا ہو تو حرج نہیں۔

۳۔ موزوں کا پیر کی جلد سے متصل (ملا ہوا) ہونا اس قدر بڑے نہ ہوں کہ کچھ حصہ ان کا پیروں سے خالی رہ جائے اور اگر بڑے ہوں تو موزوں کے اسی حصہ میں مسح کیا جائے جس میں پیر ہے۔

۴۔ موزوں میں ان چار وصفوں کا ہونا۔ (۱) ایسے دبیز ہوں کہ بغیر کسی چیز کے باندھے ہوئے پیروں پر کھڑے رہیں۔ (۲) ایسے مضبوط ہوں کہ ان کو پہن کر تین میل یا اس سے زیادہ (بغیر جوتے کے) چل سکیں۔ (۳) موٹے ہوں کہ ان کے نیچے کی جلد نظر نہ آئے۔ (۴) پانی کو جذب نہ کرتے ہوں یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو ان کے نیچے کی سطح تک نہ پہنچے۔

۵۔ قبل حدث موزوں کا طہارتِ کامل کی حالت میں پہنا ہوا ہونا اگرچہ پہننے کے وقت طہارتِ کاملہ نہ ہو، مثلاً کسی نے وضو کرتے وقت پہلے دونوں پیر دھو کر موزے پہن لئے، اس کے بعد باقی اعضاء کو دھویا یا ایک پیر کو دھو کر موزہ پہن لیا، اس کے بعد دوسرا پیر دھو کر دوسرا موزہ پہنا تو پہلی صورت میں دونوں موزوں کے وقت طہارت (پاکی) کاملہ نہ تھی۔ اور دوسری صورت میں پہلا موزہ پہننے کے وقت طہارتِ کاملہ نہ تھی مگر چونکہ پہننے کے بعد طہارتِ کاملہ ہوگئی، لہٰذا اب ان پر مسح ہوسکتا ہے۔ (علم الفقہ، ص۴۷، جلد اول)

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنے میں صحیح ہونے کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ پورا وضو پہلے کر لیا گیا ہو بلکہ اگر صرف پیروں کو جن کا دھونا فرض ہے دھو لیا اور حدث (وضو ٹوٹ جانے) سے پہلے موزہ پہن لیا، اس کے بعد وضو پورا کیا تو صحیح ہوگا، بشرطیکہ وضو پانی کے ساتھ کیا گیا ہو، اور وضو میں جن اعضاء کا دھونا فرض ہے ان میں سے کوئی عضو دھونے سے یا مسح کرنے سے نہ رہ گیا ہو۔ (کتاب الفقہ، ص۲۲۳، جلد اول)

مسح کے فرائض:

مسئلہ: مسح کا موزے کی اس ظاہری سطح پر ہونا، جو پیر کی پشت پر رہتی ہے۔

مسئلہ: موزوں کا انگلیوں کے مقام سے تسمہ باندھنے کی جگہ تک ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے تین انگلیوں کے برابر تر ہو جانا، خواہ ہاتھ سے تر کئے جائیں، یا کسی اور چیز سے یا خود بخود تر ہو جائیں، جیسے کوئی شخص گھاس میں چلے اور شبنم سے اس کے موزے تر ہو جائیں یا بارش کے برسنے

سے اس کے موزوں کو اس قدر تری پہنچ جائے تو یہ مسح سمجھا جائے گا۔

مسئلہ: اختیار ہے کہ دونوں موزوں کا مسح ایک ساتھ کیا جائے یا پہلے ایک پیر کا، پھر دوسرے پیر کا، اور یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے جس موزے کا مسح پہلے کیا جائے۔ تسمہ باندھنے کی جگہ وہ ہڈی ہے جو پیر کی پشت پر بیچ میں اٹھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ (علم الفقہ، ص ۷۸، جلد اول)

مسح کے سنن اور مستحبات:

۱۔ ہاتھ سے مسح کرنا، نہ کہ کسی اور چیز سے۔

۲۔ مسح کرتے وقت ہاتھ کی انگلیوں کا کشادہ رکھنا۔

۳۔ انگلیوں کو موزہ پر رکھ کر اس طرح کھینچنا کہ موزوں پر خطوط کھنچ جائیں۔

۴۔ مسح پیر کی انگلیوں کی طرح سے شروع کرنا نہ کہ پنڈلیوں کی طرف سے۔

۵۔ مسح پنڈلی کی جڑ تک کرنا، اس سے کم نہیں۔

۶۔ ایک ہی ساتھ دونوں موزوں کا مسح کرنا۔

۷۔ داہنے ہاتھ سے داہنے موزے کا مسح کرنا اور بائیں ہاتھ سے بائیں موزے کا۔

۸۔ ہاتھ کی ہتھیلیوں کی جانب سے مسح کرنا، نہ کہ پشت کی جانب سے۔ (علم الفقہ، ص ۷۸، ج ۱)

مسح کا مسنون و مستحب طریقہ:

مسئلہ: دونوں ہاتھوں کو غیر مستعمل پانی سے تر کر کے داہنے ہاتھ کی انگلیاں کشادہ کر کے داہنے موزوں کے سرے پر (جو انگلیوں پر رہتا ہے) اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے سرے پر رکھ کر انگلیوں کو ٹخنوں تک کھینچ لیا جائے اس طرح کہ موزے پر پانی کے خطوط (نشان) کھنچ جائیں۔

مسئلہ: مسح موزے کے اس حصہ کے ظاہری سطح پر ہونا چاہئے جو پیر کی پشت پر رہتا ہے نہ اس حصہ پر جو چلنے میں زمین پر رہتا ہے۔ (علم الفقہ، ص ۷۸، جلد اول)

مسح کہاں واجب ہے؟

مسئلہ: اگر کسی کے پاس وضو کے لئے صرف اس قدر پانی ہو کہ اس سے پیر کے سوا اور سب اعضاء

ڈھل سکتے ہیں تو اس کو موزوں کا مسح واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو خوف ہو کہ پیر دھونے سے وقت جاتا رہے گا تو اس پر مسح واجب ہے، اسی طرح اگر کسی کو خوف ہو کہ پیر دھونے سے عرفات میں نہ ٹھہر سکے گا، اس پر بھی مسح واجب ہے۔

مسئلہ: کسی موقع پر مسح نہ کرنے سے رافضی یا خارجی ہونے کا لوگوں کو گمان ہو، وہاں بھی مسح کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: سوا ان مقامات کے جہاں مسح کرنا واجب ہے، موزوں کو اتار کر پیروں کا دھونا بہ نسبت مسح کرنے کے بہتر ہے۔

مسئلہ: بغیر موزے اتارے ہوئے پیروں کا دھونا گناہ ہے۔ (علم الفقہ، ص ۷۷، ج ۱)

وہ چیزیں جن پر مسح درست نہیں:

۱۔ وہ موزے جن میں شرائط نہ پائی جاتی ہوں مثلاً موزے اس قدر چھوٹے ہوں کہ پیر کی پوری اس جلد کو نہ چھپائیں جس کا دھونا وضو میں فرض ہے، بلکہ تین انگلیوں کی برابر پیر کی جلد ان سے ظاہر ہوتی ہو، یا اس قدر پھٹے ہوں کہ جو مسح کو مانع ہے، یا ان چار وصفوں میں سے کوئی وصف ان میں نہ پایا جاتا ہو، یا طہارت کاملہ کی حالت میں پہنے ہوئے نہ ہوں۔ مثلاً کسی نے تیمّم کی حالت میں موزے پہنے ہوں تو جب وہ وضو کرے تو ان موزوں پر مسح نہیں کر سکتا، اس لئے کہ تیمّم طہارتِ کاملہ نہیں خواہ وہ تیمّم صرف غسل کا یا وضو اور غسل دونوں کا ہو۔

اور آج کل جو موزے سوتی، اونی (نائلون وغیرہ کے) رائج ہیں، ان پر مسح جائز نہیں ہے، اس لئے کہ ان میں مسح کی شرطیں نہیں پائی جاتیں صرف ان کو پہن کر تین میل نہیں چل سکتے (بغیر جوتے کے) اور پانی کو بھی جذب کر لیتے ہیں۔ شیشہ (کانچ) اور لکڑی اور ہاتھی دانت وغیرہ کے موزوں پر بھی مسح جائز نہیں ہے، اس لئے کہ ان کو پہن کر بالکل (بلا تکلف) نہیں چل سکتے (علم الفقہ، ص ۷۵، جلد اول)

۲۔ اگر موزوں پر موزے پہنے جائیں اور پہلے (نیچے کے) موزوں کا مسح ہو چکا ہو تو ان اوپر والے موزوں پر مسح جائز نہیں۔ اور اسی طرح اگر یہ دوسرے موزے حدث (ناپاکی) کے بعد پہنے گئے ہوں، تب بھی ان پر مسح درست نہیں۔

۳۔ جن موزوں میں شرائط پائی جاتی ہوں، ان پر اگر ایسے موزے پہنے جائیں جن میں شرائط نہیں پائی جاتیں اور نہ ایسے رقیق (پتلے، باریک) ہوں جن سے مسح کی تری تجاوز کر کے نیچے کے موزوں تک پہنچ جائے تو ان اوپر والے موزوں پر مسح جائز نہیں۔

۴۔ مدت گزر جانے کے بعد بغیر پیر دھوئے ہوئے موزوں پر مسح جائز نہیں۔

۵۔ بجائے ہاتھوں کے دھونے کے دستانوں پر مسح جائز نہیں۔

۶۔ بجائے سر کے مسح کے عمامہ پر مسح جائز نہیں۔

۷۔ اگر موزے پر موزے پہنے جائیں اور اوپر والے موزوں میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہوں تو ہاتھ ڈال کر نیچے والے موزوں پر مسح درست نہیں ہے خواہ ان میں مسح کی شرائط پائی جائیں یا نہ؟

۸۔ اگر کپڑے کے موزوں پر جن میں شرائط مسح کی نہ پائی جاتی ہوں، چمڑا چڑھا دیا جائے مگر صرف اسی سطح پر جو چلنے کی حالت میں زمین پر رہتی ہے تب بھی ان پر مسح جائز نہیں ہے۔ (علم الفقہ، ص ۷۶، جلد اول)

(موزے مکمل چمڑے کے ہونے چاہئیں، صرف نیچے تلوے پر چمڑے کے چڑھانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

وہ چیزیں جن پر مسح درست ہے:

۱۔ پیر کے موزوں پر مسح درست ہے بشرطیکہ ان میں مسح کی شرائط پائی جائیں خواہ وہ چمڑے کے ہوں یا کپڑے کے یا اور کسی چیز کے۔ (شرائط ہونا ضروری ہیں)۔

۲۔ بوٹ پر مسح جائز ہے بشرطیکہ پورے پیر کو مع ٹخنے کے چھپا لے اور اس کا چاک تسموں سے اس طرح بندھا ہو کہ پیر کی اس قدر جلد نظر نہ آئے کہ جو مسح کو مانع ہو۔

۳۔ موزوں کے اوپر اگر موزے پہنے جائیں تو ان اوپر والے موزوں پر مسح درست ہے، بشرطیکہ ان میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہوں، خواہ نیچے کے موزوں میں شرائط پائی جائیں یا نہیں اور یہ اوپر والے موزے قبل حدث کے اور قبل اس کے، کہ پہلے موزوں پر مسح کیا جائے پہنے گئے ہوں۔

۴۔ اگر ایسے موزوں پر جن میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہیں، ایسے موزے پہنے جائیں جن میں شرائط نہیں پائی جاتیں تو ان پر بھی مسح جائز ہے بشرطیکہ ایسے رقیق (پتلے) ہوں کہ مسح کی تری ان سے تجاوز کر کے نیچے کے موزوں تک پہنچ جائے جن میں مسح کی شرائط پائی جاتی ہیں، یہ

سمجھا جائے گا کہ درحقیقت مسح انہیں پر ہوا۔

۵۔ اگر موزے ایسے چھوٹے ہوں کہ جن سے ٹخنے نہ چھپ سکیں اور کوئی ٹکڑا چمڑے وغیرہ کا ان کے ساتھ سی کر پورے کر لئے جائیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

۶۔ زخم کی پٹی پر مسح درست انہیں تین صورتوں میں ہے جن کا بیان معذور کے وضو میں ہو چکا، مگر موزوں کے مسح میں اور پٹی کے مسح میں یہ فرق ہے کہ موزوں پر صرف بقدر تین انگلیوں کے مسح کیا جاتا ہے اور پٹی کا (پلاسٹر وغیرہ میں) مسح پٹی کی پوری سطح پر ہوتا ہے یا اس کے اکثر حصہ پر۔ (علم الفقہ، ص ۷۵، جلد اول)

مسح کے باطل ہو جانے کی صورتیں:

۱۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے مسح بھی باطل ہو جاتا ہے یعنی پھر دوبارہ مسح کرنے کی ضرورت ہوگی۔ جیسے معذور کا وضو نماز کا وقت جانے سے ٹوٹ جاتا ہے، ویسے ہی اسکا مسح بھی باطل ہو جاتا ہے، مگر اس کو موزے اتار کر پیروں کا دھونا واجب ہے، ہاں اگر اسکا فرض وضو کرنے اور موزے پہننے کی حالت میں نہ پایا جائے تو وہ بھی مثل صحیح آدمیوں کے سمجھا جائیگا۔

۲۔ موزے کا پیر سے یا پیر کے اکثر حصے سے اتر جانا، خواہ قصداً اتارے یا بغیر قصد کے اتر جائیں، اس صورت میں موزوں کا اتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

۳۔ موزے کا پھٹ جانا، بشرطیکہ اگر ایڑی کے پاس سے پھٹا ہو تو اس قدر ہو کہ چلنے کی حالت میں اس سے ایڑی کا اکثر حصہ کھل جاتا ہو، اور اگر انگلیوں کے پاس پھٹا ہوا ہو تو اس قدر ہو کہ چلنے کی حالت میں تین انگلیاں اس سے کھل جاتی ہوں، اور اگر دونوں مقاموں کے سوا اور کہیں سے پھٹا ہو تو اس قدر پھٹا ہو کہ اس سے چلنے کی حالت میں پیر کی چھوٹی انگلی سے تین انگلیوں کی برابر کی جلد کھل جاتی ہو، اس صورت میں بھی موزے اتار کر پیروں کو دھونا چاہیئے۔

اگر موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہو، اور ہر جگہ تین انگلیوں سے کم پھٹا ہو مگر سب کو ملانے سے تین انگلیوں کی برابر ہو جائے تب بھی مسح باطل ہو جائے گا، بشرطیکہ ایک ہی موزہ اس قدر پھٹا ہو اور اگر دونوں موزے ملا کر اس قدر پھٹے ہوں تو اس قدر اعتبار نہیں، مسح باطل نہ ہوگا اور اگر موزوں میں اس قدر باریک باریک سوراخ ہو جائیں جن میں موٹی سوئی نہ جا سکے تو ان کا اعتبار نہیں، اگرچہ کتنے ہی ہوں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام مالک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو حجاز سے علم رخصت ہو جاتا

اگر موزے پھٹے ہوں مگر پیر کا حصہ بقدر تین انگلیوں کے نہ ظاہر ہو تو اس کا اعتبار نہیں مسح باطل نہ ہوگا، اگرچہ وہ پھٹا ہوا تین انگلیوں سے زیادہ ہو۔

۴۔ پیر کے اکثر حصہ کا کسی طرح دھل جانا، اس صورت میں موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا چاہئے۔

۵۔ مسح کی مدت کا گزر جانا۔ اس صورت میں بھی موزوں کو اتار کر پیروں کو دھونا چاہئے۔ ہاں اگر کسی کو سردی کے زمانے میں سرد پانی سے پیروں کو دھونے میں نقصان کا خوف ہو، اور گرم پانی کسی طرح نہ مل سکتا ہو تو اس کو موزوں کا اتار کر پیروں کا دھونا معاف ہے بلکہ انہیں موزوں پر اس کو مسح کرنے کی اجازت ہے، جب تک خوف زائل نہ ہو جائے، مگر یہ مسح پٹی کے مسح کی طرح ہوگا، یعنی پورے موزے پر یا اس کے اکثر حصہ پر نہ موزے کی طرح، اس لئے کہ موزے مثل زخم کی پٹی کے ہیں۔

پیش کش .... ﴿پیش کش﴾ .... پیش کش

مجلسِ ادارت مجلّہ فقہ اسلامی ان تمام لکھنے والوں کو فی مضمون مبلغ ۵۰۰ سے ۱۵۰۰ روپے تک اعزازیہ پیش کرے گی جو اس مجلّہ کے لئے جدید فقہی مسائل پر تحقیقی مضامین تحریر فرمائیں گے۔

مضمون کے علمی، تحقیقی ہونے اور مجلّہ فقہ اسلامی میں اشاعت کے قابل ہونے کا تعین، محققین / علماء کرام کی ایک کمیٹی کرے گی۔ مضمون پہلے کسی رسالہ، اخبار، کتاب، یا مجلّہ میں شائع نہ ہوا ہو نہ کسی کانفرنس یا سیمنار، یا ریڈیو یا ٹی وی وغیرہ میں پڑھا گیا ہو۔ مجلّہ فقہ اسلامی میں اشاعت کے بعد مضمون نگار کو اس کی کہیں بھی اشاعت کا حق حاصل ہوگا۔

مضمون کی ضخامت، معیار اور محنت کے لحاظ سے اعزازیہ کی رقم کا تعین بھی کمیٹی کرے گی۔ غیر فقہی مضامین قبول نہیں کئے جائیں گے۔ (مجلسِ ادارت)

علم و فن میں حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نہیں : (محدث ابوزرعہ)

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا

یا رسول اللہ ﷺ اس آیت کے بعد کیا چارہ ہے ؟

لیس بامانیکم ولا امانی اہل الکتاب من یعمل سوء یجز بہ (النساء۔۱۸)

ترجمہ : (فلاح عاقبت) نہ تمہاری آرزو پر موقوف ہے نہ اہلِ کتاب کی آرزو پر بلکہ جو برا کام کرے گا وہ اس کی جزا پائے گا

☆

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

ابو بکر ! خدا تمہاری مغفرت کرے ،

کیا تم بیمار نہیں ہوتے ؟ کیا تمہیں کوئی رنج و صدمہ نہیں پہنچتا ؟

اور کیا تمہیں کوئی مصیبت نہیں ستاتی ؟

سیدنا صدیق اکبر نے عرض کیا ...... کیوں نہیں

☆

حضور ﷺ نے فرمایا :

یہ سب برائیوں ہی کا خمیازہ ہے

منجانب : بندۂ خدا